رباعیات/ نظم

ڈاکٹر التفات امجدی

فرہاد کے مانند تو صحرا سے گزر تپتے ہوئے ذرّات کی دنیا سے گزر
تو شمع ہے تو لو سے گزر جا ہنس کر غواص ہے تو بحرِ تمنّا سے گزر

اس شعلۂ جوّالہ میں جلنے بھننے پلکوں سے غمِ زیست کا کانٹا چننے
ہے میری کہانی میں قیامت کا درد آئے گا زمانہ یہ کہانی سننے

غیرت پہ جو آنچ آئی تو غیرت جاگی شہرت جو تھی خوابیدہ وہ شہرت جاگی
جب جام سلامت تھا تو سوئی تھی پیاس جب ٹوٹ گیا جام تو شدّت جاگی

ناراض جو ہو آگ لگائے بادل طوفان پہ طوفان اُٹھائے بادل
بجلی کو سمجھتا ہے وہ گھر کی لونڈی گرجے تو کلیجے کو ہلائے بادل

مفلس کو میسر کہاں دولت کا لحاف دیتا ہے کہاں کوئی محبت کا لحاف
مزدور تو سو لیتا ہے اخباروں پر مجبور کی قسمت میں ہے غربت کا لحاف

خاموشیِ جذبات کو ہرگز نہ کرید بکھرے ہوئے نغمات کو ہرگز نہ کرید
کہتا ہے اندھیروں سے یہ طاقوں کا چراغ تو سہمی ہوئی رات کو ہرگز نہ کرید

ہر فرد کو اس دور میں الفت ہو نصیب بچ جائے گا زحمت سے جو رحمت ہو نصیب
جذبات اُجالوں سے سنور سکتے ہیں قسمت سے بزرگوں کی جو صحبت ہو نصیب

امتیاز اظہر

تغیّر

کسے خبر تھی،
کسے پتا تھا،
پلک جھپکتے ہی گلستاں میں
شب بلا آئے گی اچانک
قطار تھی جس جگہ گلوں کی
وہاں فقط خار وخس اگیں گے!

کسے خبر تھی،
کسے پتا تھا،
کہ منظرِ گل فشاں بھی نالاں
یوں ہو پڑیں گے جہاں میں ہم سے
جہاں تھی خوشبو گلوں کی ہر سو
وہاب اب اس کے نشاں نہ ہوں گے

کسے خبر تھی،
کسے پتا تھا،
پلک جھپکتے ہی گلستاں میں

تغیر آئے گا اک نیا بھی
بہار چپکے سے آ کے لوگو!
خزاں ہمیں یوں عطا کرے گی!
کسے خبر تھی!
کسے پتا تھا!

خانقاہ امجدیہ، اسٹیشن روڈ، سیوان۔841276 (بہار)، موبائل: 9934497795
4/1/H/8، جے کے گھوش روڈ، بیلگچھیا، کولکاتہ